36442 ـ عید کے آداب

سوال

عید کے روز کیے جانے والے آداب اور سنتیں کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسلمان شخص کے لیے عید کے روز مندرجہ ذیل کام کرنے مسنون ہیں:

1 ـ نماز عید کے لیے جانے سے قبل غسل کرنا.

موطا امام مالك وغيرہ ميں عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہ سے صحيح حديث مروى ہے كہ:

" ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ عيدگاہ جانے سے قبل غسل كيا كرتے تھے"

موطا امام مالك حديث نمبر (428).

نووى رحمہ اللہ تعالى نے نماز عيد كے ليے غسل كے استحباب پر علماء كرام كا اتفاق ذكر كيا ہے.

جس بنا پر جمعہ المبارك اور اس طرح عام اجتماعات ميں جانے كے ليے غسل كرنے كا جو سبب اور باعث ہے وہى سبب اور معنى عيد ميں بھى پايا جاتا ہے، بلكہ عيد ميں تو يہ سبب اور بھى زيادہ ظاہر ہے.

2 ـ عيد الفطر كى نماز سے قبل كچھ نہ كچھ كھا كر جانا، اور عيد الاضحى ميں نماز عيد كے بعد كھانا:

عيد كے آداب ميں ہے كہ نماز عيد الفطر كے ليے جانے سے قبل كچھ نہ كچھ كھانا چاہيے حتى كہ چاہے چند كھجوريں ہى كيوں نہ كھائى جائيں.

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم عيد الفطر كے روز كھجوريں كھانے سے قبل نماز عيد كے ليے نہيں جاتے تھے، اور كھجوريں طاق (يعنى ايك يا تين) كھاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (953).

نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھا کر جانا اس لیے مستحب کیا گیا ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھا جائے، اور یہ روزے ختم ہونے کی نشانی ہے.

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ: اس میں روزے زیادہ کرنے کا سد ذریعہ، اور اللہ تعالی کے حکم کی اتباع اور پیروی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 446).

اور جسے کھجور بھی نہ ملے تو اس کے لیے کوئی بھی چیز کھانا مباح ہے.

لیکن عید الاضحی میں مستحب یہ ہے کہ نماز عید سے قبل کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ نماز عید کے بعد قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھائے، اور اگر قربانی نہ کی ہو تو نماز سے قبل کھانے میں کوئی حرج نہیں.

3 ـ عید کے روز تکبیریں کہنا:

عید کے روز تکبیریں کہنا عظیم سنن میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

تا کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ تعالی نے جو ہدایت تمہیں دی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو، اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرو.

ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے اوزاعی اور مالك بن انس سے عیدین میں بلند آواز سے تکبیریں کہنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے:

" جی ہاں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر کے روز امام کے آنے تك بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے"

اور عبد الرحمن بن سلمی سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ:

" عید الاضحی کی بنسبت وہ عید الفطر میں زیادہ شدید تھے"

وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی تکبیروں میں.

دیکھیں: ارواء الغلیل (3 / 122).

دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عیدگاہ آنے

تك تكبيريں كہتے، اور وہاں آكر بھى امام كے آنے تك تكبيريں كہتے رہتے تھے.

ابن ابى شيبہ نے زہرى سے صحيح سند كے ساتھ كے بيان كيا ہے كہ:

" جب لوگ گھروں سے نكلتے تو عيد گاہ پہنچنے تك بلند آواز كے ساتھ تكبيريں كہتے، حتى كہ جب امام آ جاتا تو لوگ تكبيريں كہنا ختم كرتے اور جب امام تكبيريں كہتا تو لوگ بھى تكبيريں كہتے"

ديكھيں: ارواء الغليل (2 / 121).

سلف رحمہ اللہ ميں عيد كے روز گھر سے نكلنے سے ليكر عيد گاہ جانے اورامام كے آنے تك بلند آواز ميں تكبيريں كہنا معروف اور بہت ہى مشہور امر تھا، بہت سے مصنفين نے اپنى كتب ميں اس كا ذكر كيا ہے، جن ميں ابن ابى شيبہ، عبد الرزاق، اور فريابى نے كتاب: " احكام العيدين " ميں سلف كي ايك جماعت سے نقل كيا ہے، جن ميں نافع بن جبير بھى شامل ہيں، وہ تكبيريں كہتے اور لوگوں كے تكبيريں نہ كہنے پر تعجب كرتے اور كہتے تم تكبيريں كيوں نہيں كہتے ؟.

اور ابن شہاب زہرى رحمہ اللہ تعالى كہا كرتے تھے:

لوگ گھروں نكل كر عيد گاہ جانے اور عيد گاہ ميں امام كے آنے تك تكبيريں كہا كرتے تھے"

عيد الفطر ميں تكبيريں كہنے كا وقت چاند رات سے شروع ہو كر نماز عيد كے ليے امام كے آنے تك رہتا ہے.

ليكن عيد الاضحى ميں يكم ذوالحجہ سے شروع ہو كر آخرى ايام تشريق كا سورج غروب ہونے تك رہتا ہے.

تكبير كے الفاظ يہ ہيں:

مصنف ابن ابى شيبہ ميں صحيح سند كے ساتھ ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ:

" وہ ايام تشريق ميں تكبيريں كہا كرتے:

" الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد "

اور ابن ابى شيبہ نے ہى ايك روايت ميں اسى سند كے ساتھ تين بار تكبير كے الفاظ روايت كيے ہيں.

اور محاملى نے صحيح سند كے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے يہ الفاظ بيان كيے ہيں:

" الله أكبر كبيراً الله أكبر كبيراً الله أكبر وأجلّ ، الله أكبر ولله الحمد "

دیکھیں: اراوء الغلیل (3 / 126).

4 ـ عید کی مبارکباد دینا:

عید کے آداب میں ایک دوسرے کو عید کے روز اچھے الفاظ میں مبارکباد دینا شامل ہے، چاہے اس کے الفاظ کوئی بھی ہوں، مثلا ایک دوسرے کو یہ کہے: تقبل اللہ منا و منکم. اللہ تعالی ہم اور آپ سے قبول فرمائے.

یا عید مبارک یا اس طرح کے کوئی اور الفاظ کہیں جو مبارکباد کے لیے مباح اور جائز ہوں.

جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عید کے روز جب نبی کریم صلی اللہ کے صحابہ کرام ایک دوسرے کو ملتے تو وہ ایک دوسرے کو یہ الفاظ کہا کرتے تھے:

" تقبل منا و منك " آپ اور ہم سے قبول ہو.

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 446).

لہذا عید کی مبارکباد دینا صحابہ کرام کے ہاں معروف تھی، اور امام احمد وغیرہ اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے، مختلف مواقع پر مبارکباد دینے کی مشروعیت پر صحابہ کرام سے ثابت ہے، کہ جب کسی کو کوئی خوشی حاصل ہوتی مثلا کسی شخص کی اللہ تعالی توبہ قبول فرماتا تو صحابہ کرام اسے مبارکباد وغیرہ دیا کرتے تھے.

اس میں کوئی شک نہیں کہ مبارکباد دینا مکارم اخلاق اور مسلمانوں کے مابین اجمتاعیت حسنہ شامل ہوتی ہے.

اور مبارکباد کے سلسلہ میں کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ: جو شخص آپ کو مبارکباد دے اسے آپ بھی مبارکباد دیں، اور جو شخص خاموش رہے آپ بھی اس کے لیے خاموشی اختیار کریں.

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر مجھے کوئی شخص مبارکباد دیتا ہے تو میں بھی اسے مبارکباد کا جواب دیتا ہوں، لیکن میں اس کی ابتدا نہیں کرتا" .

5 ـ عید کے لیے خوبصورتی اور اچھا لباس پہننا:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی سے مروی ہے كہ:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بازار سے ايك ريشمی جبہ فروخت ہوتے ہوئے ديكھا تو اسے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس لا كر عرض كيا:

" اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ عليہ وسلم اسے خريد ليں تا كہ آپ اسے عيد كے روز اور وفود كو ملنے كے ليے بطور خوبصورتی پہننا كريں، تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يہ تو اس كے ليے ہے جس كا آخرت ميں كوئی حصہ نہيں... "

صحيح بخاری حديث نمبر (948).

اس آيت ميں نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے عيد كے ليے خوبصورتی اختيار كرنے پر انكار نہيں كيا بلكہ اس كا اقرار كيا، ليكن اس جبہ كو خريدنے سے انكار كيا كيونكہ وہ ريشمی تھا.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ كا ايك جبہ تھا جو آپ صلی اللہ عليہ وسلم عيدين اور جمعہ كے روز زيب تن كيا كرتے تھے "

صحيح ابن خزيمہ حديث نمبر (1765).

اور بيہقی نے صحيح سند كے ساتھ روايت كيا ہے كہ: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عيد كے ليے اپنا خوبصورت ترين لباس زيب تن كيا كرتے تھے.

اس ليے آدمی كو چاہيے كہ وہ عيد كے ليے خوبصورت ترين لباس زيب تن كرے.

ليكن جب عورتيں جب عيد كے ليے جائيں تو وہ زيب و زينت سے اجتناب كريں، كيونكہ انہيں مردوں كے سامنے زينت كے اظہار سے منع كيا گيا ہے، اور اسی طرح باہر جانے والی عورت كے ليے خوشبو لگانا بھی حرام ہے، تا كہ وہ مردوں كے فتنہ كا باعث نہ بنے، كيونكہ وہ تو صرف عبادت اور اطاعت كے ليے نكلی ہے.

6 ـ نماز عيد كے ليے آنے جانے ميں راستہ بدلنا.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" عيد كے روز رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم راستہ تبديل كيا كرتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (986).

اس كی حكمت كے متعلق یہ كہا گیا ہے كہ: تا كہ روز قیامت دونوں راستے گواہی دیں، روز قیامت زمین اپنے اوپر خیر اور شر كے عمل كی گواہی دے گی.

ایك قول یہ ہے كہ: دونوں راستوں میں اسلامی شعار كا اظہار ہو.

اور ایك قول یہ ہے كہ: اللہ تعالی كا ذكر ظاہر كرنے كے لیے.

اور یہ بھی كہ: یہودیوں اور منافقین كو غصہ دلایا جائے، اور تا كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے ساتھ لوگوں كی كثرت سے انہیں ڈرایا دھمكایا جا سكے.

اور ایك قول یہ بھی ہے: تا كہ تعلیم اور فتوی اور اقتداء یا پھر ضرورتمندوں پر صدقہ وغیرہ كے ذریعہ لوگوں كی حاجتیں پوری ہوں، یا پھر اپنے رشتہ داروں كی زیارت اور ان سے صلہ رحمی ہو.

واللہ اعلم .